Q.7. Translate the following into English, keeping in view the idiomatic/figurative expression. (10)

آپ نے کبھی انٹرنیشنل ٹریول کیا ہو اور دبئی، قطر، کویت وغیرہ سے ٹرانزٹ فلائٹ لی ہو تو آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ جاپان جانے والے مسافر جس گیٹ پر بیٹھے فلائٹ کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں وہاں کا ماحول پرسکون ہوتا ہے اور وہ سب چال ڈھال، لباس و انداز، ڈسپلن اور شکل و شباہت سے تقریباً ایک جیسے لگ رہے ہوتے ہیں.آپ چلتے چلتے جرمن گیٹ کے سامنے سے گزریں، وہاں بھی یہی حالات ہونگے، ملائشیا، چین، سپین، آسٹریلیا، نیوزیلینڈ سبھی گیٹس کا وزٹ کر لیں کم و بیش حالات ایک سے ہونگے، ایک قومی یکسانیت نظر آئے گی.چلتے چلتے جب آپ پاکستانی گیٹ پر پہنچتے ہیں تو یہاں کسی ایک قوم کی بجائے تنوع دیکھنے کو ملتا ہے.اکثریت کے چہرے اُترے ہوے . بچوں کے رونے کی آوازیں. آدھے پینٹ شرٹس اور جینز میں ملبوس، کُچھ شلوار قمیض میں. کہیں نوبیاہتا دلہنیں مہندی والے ہاتھ لیئے پیا ملن کو بیقرار تو کہیں جوڑوں کے درد کا شکار چلتی ہوئی بوڑھی ساسیں. کسی کونے میں دبک کر بیٹھے بیرون ملک مزدوری پر آئے جوان، کندھے پہ سافا اور ہاتھوں میں بچوں کے لئے ولایتی ٹافیاں تو کہیں سفاری سوٹ میں ملبوس بزنس کلاس کے مسافر بیوروکریٹس.

Translation
Mock-3

If you ever travelled internationally and taken transit flights from Dubai, Qatar, Kuwait etc, you might observed that the gate where Japanese passengers wait has a peaceful environment. They almost resemble each other in their conduct and appearance. Passing through the Germany, Malaysia, China, Spain, Australia, Newzealand visit any gate all would appear more or less similar with a visible national unity. When you reached Pakistani gate, you find a stern environment and polarity. Many sad faces, crying children, half western dressed others in cultural dresses; newly-wed brides, with henna-adorned hands eagerly waiting for their spouses, to aged mothers-in-laws with knee pain; some international labours with headwraps and foreign candies crouched away in a corner to business class passenger, bureacrats in safari suits, you find all these extremes there.

→